

دُعائی مجالس

نمبر 3421

ایک خطبہ

شائع شدہ بروز جمعرات، 27 اگست 1914ء
ایس۔ ایچ۔ اسپرُوجن کی طرف سے بیان کیا گیا
میکانیکل عبادت گاہ، نیوننگٹن میں
خُداوند کے دن کی شام، 30 اگست 1868ء

"یہ سب یکدل ہو کر دعا اور مناجات میں مشغول رہے۔"

—اعمال 14:1—

تمام اُن کلیسیاؤں میں جو سرے سے عبادتی کتابوں اور رسومات کے قُیود میں بندھی نہیں، یہ دستور رہا ہے کہ اہل ایمان کی اجتماعی دعا کے لیے مجالس منعقد کی جائیں۔ ہم انہیں دُعائی مجالس کہتے ہیں۔ اب یہ مناسب ہے کہ کبھی کبھار ہم اپنی ایسی تدابیر پر نظر ڈالیں، کہ آیا یہ کلام مُقدس کے مطابق ہیں یا نہیں؛ اُن کی کمزوریاں دیکھیں، کہ کن پہلوؤں میں اصلاح کی جا سکتی ہے؛ یا اُن کی خوبیاں پہچانیں تاکہ ہم انہیں اور زیادہ ترقی دے سکیں۔

پس آج شام کا مضمون، جو مجھے اس امر سے سُوجھا کہ کل ہم ایک روزہ دعائی اجتماع کے لیے اکٹھے ہو گئے، یہی ہے کہ دُعائی مجالس — یعنی خُدا کے لوگوں کی ایسی انجمنیں جن میں ہر ایک اپنی حاجت و تمنا خُداوند کے حضور بیان کرے۔ سو: اُنہی ہم نہایت اِختصار سے غور کریں

/

دعا کے اجتماعات کی رسولی تاریخ :

یہ مجالس یقیناً نہایت عام رہی ہوں گی۔ بلاشبہ یہ روزمرہ کے معمولات میں شامل تھیں، مگر پھر بھی اُن کے متعلق چند تاریخی شواہد ہمیں ملتے ہیں جو ہمارے لیے نہایت سیق آموز ہیں۔ ہمارے خُداوند کے آسمان پر اُٹھائے جانے کے بعد پہلا دعائی اجتماع جو ہمیں کلام مُقدس میں ملتا ہے، وہی ہے جو اس متن میں مذکور ہے۔ اور اسی سے ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ اجتماعی دعا ایک دل شکستہ کلیسیا کی تسلی ہے۔

کیا تم اندازہ کر سکتے ہو کہ جب خُداوند اُن سے جُدا ہوا تو شاگردوں کے دل کس قدر غم سے بھر گئے؟ وہ ایک لشکر تھے مگر سپہ سالار کے بغیر؛ ایک ریوڑ مگر چرواہے کے بغیر؛ ایک گھرانہ مگر سردار کے بغیر۔ وہ بے شمار آزمائشوں میں گھر گئے، اور اُس کی حضوری کی پینل کی مضبوط فصیل جو اُن کے گرد تھی، اب ہٹا لی گئی۔

اپنی رُوحانی اُجڑی ہوئی حالت میں وہ دعا کی طرف رُجوع ہوئے۔ وہ اُن بھیڑوں کے ریوڑ کی مانند تھے جو طوفان میں ایک دوسرے کے قریب لپٹ جاتے ہیں، یا جب بھیڑیے کی آواز سنتے ہیں تو اور بھی ایک دوسرے کے قریب ہو جاتے ہیں۔ بے بس اور لاچار مخلوق ہوتے ہوئے بھی وہ اکٹھے ہونا پسند کرتے تھے، اور اگر ضرورت پڑتی تو اکٹھے مرنے کو بھی تیار تھے۔ اُنہوں نے محسوس کیا کہ کوئی شے اُنہیں اِس قدر خوش نہیں کرتی، کوئی چیز اُنہیں اِس قدر جُرات مند نہیں بناتی، اور کوئی طاقت اُنہیں اپنی روزمرہ کی مشکلات سہنے کے لیے اِس قدر مضبوط نہیں کرتی جتنی کہ خُدا کے حضور اجتماعی مناجات۔

اے عزیزو! ہر کلیسیا کو چاہیے کہ اپنی تاریک گھڑیوں میں اپنی دُعائی مجالس کی قدر کرے۔ جب راعی وفات پا جائے اور مناسب جانشین ڈھونڈنا مشکل ہو جائے؛ جب اختلافات اور جھگڑے پیدا ہوں؛ جب معزز اراکین کے مرنے کا غم چھا جائے؛ جب غربت در آئے؛ جب رُوحانی قحط طاری ہو؛ جب رُوح القدس گویا اپنی حضوری ہٹا لے — تو ان سب کے لیے، بلکہ ہزاروں اور بیماریوں کے لیے صرف ایک ہی علاج ہے، اور وہ اس مختصر فقرے میں بند ہے: "اُو دعا کریں۔"

وہ کلیسیا جو اپنی دیواروں پر "ایخابود" لکھ رہی ہیں، اور افسوس کے ساتھ اقرار کرتی ہیں کہ اُن کی انجمن دن بدن کم ہوتی جا رہی ہے، اگر وہ دعا کرنے کا سلیقہ جان لیں تو جلد ہی اپنے اراکین کی بحالی دیکھ سکتی ہیں۔ بھائیو! اگرچہ آج وہ دل شکستہ ہیں، مگر جب وہ خُدا کے قریب آئیں گے تو شکست جلد ہی فتح میں بدل جائے گی، اور اُن کی رُوحیں تازہ دم ہو جائیں گی۔

اور اگر تم میں سے کوئی شخص ذاتی غم و آفت میں ہے تو تم دیکھو گے کہ خُدا کے گھر میں آ کر، اور پھر اپنی خُفیہ دعائی خلوت میں جا کر، تمہارے لیے بڑی تسلی ہو گی۔ پھر اُس کے بعد خُدا کے اُن پاک لوگوں کے ساتھ شریک ہو جاؤ جنہوں نے

غالباً تمہاری ہی مانند حملوں کا سامنا کیا ہو۔ جب تم سُنو گے کہ وہ بھی تمہاری مانند آہیں بھر رہے ہیں اور ایسی درخواستیں پیش کر رہے ہیں جیسی تم کرنا چاہتے ہو مگر الفاظ نہیں پاتے، تو تم ریوڑ کے قدموں کے نشان دیکھو گے، اور کچھ دیر بعد خود چرواہے کو بھی دیکھ لو گے۔ پس دعا کی مجلس کا پہلا فائدہ یہ ہے کہ وہ شکستہ دل قوم کو ہمت باندھتی ہے۔

پھر، اگر تم رسولوں کے اعمال کا دوسرا باب دیکھو تو تم جان لو گے کہ دعا کی مجلس وہ مقام ہے جہاں آسمانی قوت ملتی ہے۔ "وہ سب یکدل ہو کر ایک ہی جگہ پر تھے" اور دعا کر رہے تھے، اور جب وہ وہاں منتظر تھے تو ناگہاں ایک جھکڑ کی سی آواز آئی، اور اُن پر آگ کی دو شاخوں کی مانند زبانیں نازل ہوئیں، اور وہ اُس قوت سے بھر گئے جس کا یسوع نے اُن سے وعدہ کیا تھا۔ اور دیکھو! اُن کی حالت میں کیا عظیم تبدیلی آ گئی

عام مچھیرے آسمان کے غیر معمولی پیغامبر بن گئے۔ اُن پڑھ لوگ اُن زبانوں میں بولنے لگے جو اُنہوں نے کبھی سنی بھی نہ تھیں۔ وہ ایسے بھید بیان کرنے لگے جو نہ فلسفیوں پر ظاہر ہوئے تھے نہ بادشاہوں پر۔ یہ مرد عام انسانوں کی سطح سے اُٹھا لیے گئے اور خُدا سے معمور ہو گئے، کیونکہ اُس نے اُن کے دل و دماغ میں سکونت کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ پطرس جو ڈگمگاتا تھا شیرِ نر کی مانند دلیر بن گیا، اور وہ جوشیلا یوحنا، جو سامریوں پر آسمان سے آگ برسانا چاہتا تھا، اُس پر ایک اور آگ اُتری — جو ہلاک کرنے نہیں بلکہ بچانے اور برکت دینے کو تھی۔

یقیناً ہر دور میں کلیسیا کی سب سے بڑی ضرورت رُوح القدس کی قوت ہے۔ عقیدہ تو کہتا ہے: "میں رُوح القدس پر ایمان رکھتا ہوں" مگر کتنے ہیں — بلکہ کتنے کم ہیں — جو فی الحقیقت اُس پر ایمان رکھتے ہیں! ایک پُراسرار، مافوق الفطرت توانائی، جو تثلیثِ مبارکہ کے تیسرے اقنوم سے آتی ہے، آج بھی مردوں پر اُسی طرح نازل ہوتی ہے جیسے اُس وقت ہوئی تھی جب پطرس نے اُن جانی زبانوں میں کلام کیا یا معجزات کیے۔ اگرچہ معجزات کرنے کی طاقت آج نہیں دی جاتی، مگر رُوحانی قوت آج بھی دی جاتی ہے، اور اگر رُوح ہمارے پاس ہو تو یہ قوت ہمارے درمیان اتنی ہی حقیقی اور ظاہر ہے جتنی رسولوں کے دور میں تھی۔

پس اگر ہم یہ قوت پانا چاہتے ہیں تو سب سے موزوں مقام دعا کی مجلس ہے۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ مدرسہ کے بہترین اُستاد، وہی ہیں جو یہاں کل شام ملیں گے۔ میں ضمانت دیتا ہوں کہ بہترین خادم وہی ہیں جو خُدا کے لوگوں کے اجتماع کو حقیر نہیں جانتے۔ اور مجھے پورا یقین ہے کہ مسیحی کلیسیا کا بہترین حصہ — اگرچہ دوسری باتوں کو بھی مدنظر رکھنا ہو گا — اکثر وہی لوگ ہیں جو دعا کے لیے جمع ہوتے ہیں۔

ہاں! یہی وہ مقام ہے جہاں رُوح القدس سے ملاقات ہوتی ہے، اور یہی وہ طریقہ ہے جس سے اُس کی زبردست قوت پائی جا سکتی ہے۔ اگر ہم اُس کو پانا چاہتے ہیں تو ہمیں زیادہ تعداد میں جمع ہونا ہو گا؛ زیادہ جوش و غیرت کے ساتھ دعا کرنی ہو گی؛ زیادہ جاگرتا کے ساتھ نگرانی کرنی ہو گی؛ اور زیادہ پختہ یقین کے ساتھ ایمان رکھنا ہو گا۔ پس دعا کی مجلس کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ یہ قوت پانے کے لیے مقررہ مقام ہے۔

اگلا واقعہ رسولوں کے اعمال کے چوتھے باب میں ملتا ہے، جہاں ہم دیکھتے ہیں کہ دعا کی مجلس مظلوم کلیسیا کا سہارا ہے۔ ایکٹسویں آیت میں پڑھتے ہیں: پطرس اور یوحنا قید میں ڈالے گئے تھے۔ کاتیبوں اور فریسیوں نے مسیح کے شاگردوں کو ستایا۔ وہ دعا کی طرف رُجوع ہوئے، اور ہم پڑھتے ہیں: "جب اُنہوں نے دعا کی تو وہ جگہ بل گئی جہاں وہ جمع تھے، اور وہ سب رُوح القدس سے بھر گئے، اور خُدا کا کلام دلیری سے بولنے لگے۔ اور ایمان لانے والوں کی جماعت ایک دل اور ایک جان تھی۔"

ہاں! کلیسیا کے ہر ایک رُکن پر ہونے والا ظلم خُدا کے حضور دعا میں پیش ہونا چاہیے۔ اور اگر کلیسیا بحیثیت مجموعی بدنامی میں گر جائے، چاہے غلط بیانی سے یا اُس فطری عداوت سے جو سب لوگ خُدا کی کلیسیا کے خلاف رکھتے ہیں، تو اُسے اپنے عظیم دوست کے حضور اپنی شفاعت کے لیے جانا چاہیے۔

یوں مظالم کے دور اکثر کلیسیا کے لیے بھلے ثابت ہوتے ہیں، کیونکہ وہ اُسے دعا کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ جب ابلیس، جنگل سے نکلے ہوئے جنگلی سور کی مانند، تاجکستان کو اکھاڑ پھینکنے پر آمادہ ہوتا ہے، تو تاک کے درخت اور بھی زیادہ پھلتے پھولتے ہیں، کیونکہ دعا کے جواب میں اُن پر آسمان کی شبیم نازل ہوتی ہے۔ جب اسمتھ فیلڈ میں جلتی ہوئی آگ کے شعلے اُٹھتے ہیں، اور خُدا کے مقدس اپنے جلتے ہوئے رتھوں میں آسمان کی طرف جاتے ہیں، تب خُدا کا کلام کثرت سے پھیلتا ہے، اور شہیدوں کی موت نہ صرف اُن کے لیے بلکہ اُس قوم کے لیے بھی برکت کا باعث بنتی ہے جس میں وہ بستے تھے۔

جو کچھ ہمیں دعا پر مائل کرے، وہ ہمارے لیے برکت ہی ہے۔ اور اگر کبھی ہمیں پھر ایامِ ایذا و جفا کا سامنا کرنا پڑے، تو ہمیں ابدی کے سائے میں پناہ لینی چاہیے، اور یکدل، سادہ اور پُر جوش دعا میں اکٹھے رہتے ہوئے ہم طوفان کے جھکڑ سے پناہ پائیں گے۔

رسولوں کے اعمال میں آگے بڑھیں تو بارہویں باب میں تم دیکھو گے کہ دعا کی مجلس فرد کی ربائی کا وسیلہ بنی۔ تم یہ کہانی خوب جانتے ہو۔ پطرس قید میں تھا، اور پیرو دیس نے دل میں یہ خوشی رکھی تھی کہ اُسے موت کے گھاٹ اُتارے۔ ایک رات وہ دو سپاہیوں کے بیچ زنجیروں سے بندھا سو رہا تھا، اور دروازے کے محافظ پہرہ دے رہے تھے۔ مگر اُس کے لیے کلیسیا کی طرف سے خُدا کے حضور بلا ناغہ دعا کی جاتی تھی۔

قیدخانہ کی دیواریں نہایت موٹی تھیں، مگر دعا بلا ناغہ جاری رہی۔ سپاہی نہایت چوکس تھے، سولہ سپاہی باری باری پہرہ دیتے تھے، اور وہ دونوں ہاتھوں سے دو سپاہیوں کے ساتھ زنجیر سے بندھا تھا۔ پھر بھی کلیسیا اُس کے لیے بلا ناغہ دعا کرتی رہی۔ اور دعا پتھریلی دیواروں، بیڑیوں، لوہے کی سلاخوں اور پینٹل کے دروازوں پر بنستی ہے۔

چنانچہ آدھی رات کو ایک فرشتہ نے پطرس کو پہلو میں چُھوا اور اُسے جگا کر اُٹھایا، اور اُس کی زنجیریں گر گئیں۔ اُس نے اپنا لباس پہنا، اور ہر دروازہ اُس کے بڑھنے کے ساتھ کھلتا گیا، یہاں تک کہ وہ سڑک پر آ گیا، اور حیران ہوا کہ آیا یہ بیداری ہے یا رویا۔

جب وہ اُس گھر پر پہنچا جہاں لوگ دعا میں مشغول تھے، تو وہ سب یکساں حیران ہوئے اور سمجھے کہ یہ اُس کی رُوح ہو گی، پطرس خود نہیں۔ مگر وہ خود تھا، گوشت اور خون میں، اُن کی دعاؤں کے جواب میں قید سے آزاد۔ اس طرح دعا کی مجلس میں خُدا کی کلیسیا افراد کے لیے فریاد کر سکتی ہے۔

یقیناً یہ ہمیشہ خُدا کی مرضی نہ ہو کہ ہر ایک قیدی ربائی پائے، یا ہر بیمار شفا یاب ہو، یا ہر محتاج کو فراوانی ملے۔ مگر اگر یہ آقا کی مرضی اور درست بات ہو، تو وہ اسے ضرور دے گا۔ پس جب ہم جمع ہوں تو ہم مخصوص اور شخصی درخواستوں میں بھی شریک ہو سکتے ہیں۔ مجھے کوئی شک نہیں کہ بہت سی زندگیاں اجتماعی دعا کے جواب میں بچائی گئی ہیں، اور بہت سی رُوحیں جو گویا بوجھ تلے دبے تھیں، بھائیوں کی دعاؤں کے وسیلے فضل کی آزادی پا چکی ہیں۔ اچھا ہو کہ ہم اکثر ایک دوسرے کے لیے دعا کریں، اور اُن کو یاد رکھیں جو قید میں ہیں، گویا ہم بھی اُن کے ساتھ قید ہیں۔ پس یہ دعا کی مجلس کا ایک اور قیمتی فائدہ ہے۔

آگے تیرہویں باب میں دیکھتے ہیں کہ دعا کی مجلس مُبشرانہ خدمت کی ہدایت کا سبب بنی۔ جب خُدا کے خادم روزہ رکھ کر دعا میں جمع تھے (آیت 2)، تو رُوح القدس نے فرمایا: "برنباس اور ساؤل کو میرے لیے اُس کام کے لیے مخصوص کرو جس کے لیے میں نے اُنہیں بُلا یا ہے۔" اور جب اُنہوں نے روزہ رکھ کر دعا کی اور اُن پر ہاتھ رکھے، تو اُنہیں رخصت کیا۔

ہم اکثر بیٹھ کر اس یا اُس خدمت کے خرچ کا حساب لگاتے ہیں، یا ایک، دو، تین، چار، پانچ انسانی تدابیر سوچتے ہیں۔ مگر اگر ہم خُدا کے کام کے بارے میں زیادہ تر زانو ٹیکتے تو زیادہ تر درست قدم اُٹھاتے، اور درست طریقے، درست آدمی اور درست منصوبے ہمارے سامنے آتے۔ مسیح کلیسیا کا سر ہے، اور کلیسیا کے بارے میں اُس سے زیادہ کون سوچ سکتا ہے جو اُس کا سر ہے؟

جب ہم اُس کے حضور انتظار کرتے ہیں، تو مجھے کوئی شک نہیں کہ نئے منصوبے اور نئی سکیمیں ہمارے لیے ظاہر ہوں گی، اور مختلف قسم کے لوگ کام کے لیے بُلائے جائیں گے، گویا فرشتوں نے اُن کے ہونٹوں کو جلتی انگلیٹھی سے کوئلہ لگا کر پاک کیا ہو، اور وہ اُس کلام کی منادی کے لیے "مخصوص" کیے جائیں گے جو شاید کبھی وہاں نہ پہنچا ہو۔ انگلستان کو بہت سے ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو اُسے ہلا دیں اور نیند سے جگا دیں۔ اُسے نئے وائٹ فیلڈز اور نئے ویزلیز کی ضرورت ہے، ایسے مردوں کی جو اپنے عہد سے آگے ہوں کیونکہ وہ اُس کے لیے زیادہ موزوں ہیں۔ اُسے ایسے یوانرجس کی ضرورت ہے جو خُدا کا کلام بادل کی گرج کی مانند سنائیں، اور ایسے مردوں کی جو بجلی کی مانند اپنے مقدس مشن کو پورا کریں۔

اُسے ایسے مردوں کی ضرورت ہے جو حق کی منادی کریں اور اُسے غریبوں کو بھی سنائیں اور امیروں کو بھی۔ اور اگر کبھی ہمیں ایسے لوگ ملنے ہیں تو یہ دعا کے جواب میں ہی ممکن ہے۔ اے کاش! ہم ایسے مردوں کے لیے دعا کریں، اور جب وہ مل جائیں تو دعا کریں کہ خُدا اُنہیں اپنے آپ سے معمور کرے، کیونکہ وہ دوسروں پر برکت نہیں برسا سکتے جب تک خود برکت سے لبریز نہ ہوں۔ اگر ہم یہ کریں تو ہم دعا کی مجلس کی حقیقت کو جان لیں گے۔ میں کل ایسے ہی ایک برکت کی اُمید رکھتا ہوں۔ شاید یہاں اس وقت کوئی جوان بیٹھا ہو جس پر چین احسان مند ہو، یا جس پر ہندوستان خوش ہو۔ میں نہیں جانتا وہ کون ہو سکتا ہے، مگر شاید یہاں ایک ایسا ہو جو گہرائیوں سے پیروں کو نکال لائے، اور ہماری دعاؤں کے جواب میں اس کام کے لیے جوش پائے۔

پھر ایک دعا کی مجلس کو یاد دلاتا ہوں، جو شاید تم بھول گئے ہو، مگر رسولوں کے اعمال کے سولہویں باب میں لکھی ہے۔ یورپ میں پہلا مسیحی عبادتی اجتماع کیا تھا؟ کیا تم جانتے ہو؟ وہ دعا کی مجلس تھی۔ پہلا اجتماع نہ کوئی اسقفی دست گزاری

تھی، نہ وعظ کی منادی، بلکہ پولس اُس جگہ گیا جہاں دریا کے کنارے دعا کے لیے لوگ جمع ہوتے تھے، اور وہاں اُس کی ملاقات لیدیہ سے ہوئی، اور اُس نے اُس کو کلام سنایا، اور اُس کا دل کھل گیا اور اُس نے حق کو قبول کیا۔

یوں دعا کی مجلس یورپ میں انجیل کا پہلا قدم بنی۔ آئے اہل یورپ! تمہیں کبھی دعا کی مجالس کو فراموش یا حقیر نہیں جاننا چاہیے۔ تمہیں اُن کی قدر کرنی چاہیے۔ میں شک نہیں کرتا کہ اکثر مسیحی کام میں پہلا قدم دعا کی مجلس ہی سے ملتا ہے۔

آئے بھائیو! تم میں سے کچھ اس شہر کے تاریک حصّوں میں رہتے ہو، اور چاہتے ہو کہ وہاں مسیح کا کوئی کام شروع ہو۔ تو پولس کی طرح دعا کی مجلس سے ابتدا کرو۔ یا تم کسی چھوٹے گاؤں میں رہتے ہو جہاں تم کسی کلیسیا میں شریک نہیں ہو سکتے۔ تو دعا کی مجلس شروع کرو۔ اس پر کچھ خرچ نہیں آتا، یہ تمہیں مالا مال کرے گی، یہ آغاز کے لیے کافی ہے۔ اگرچہ کچھ عرصے بعد شاید تم سبت کے دن کسی اور خدمت کو شامل کرنا چاہو، مگر ابتدا اسی سے کرو۔ یہ تو مبشر کا اوزار ہے — وہ دعا کی مجلس سے ہی ابتدا کرتا ہے۔

یوں میں نے اپنی بساط بھر اختصار سے دعا کی مجالس کی ابتدائی تاریخ بیان کی اور اُن کی کلیسیا کے لیے بے حد قدر و قیمت واضح کی۔ اور اب، دوسرے حصّے میں، نہایت اختصار سے

II

دعا کی مجلس کے کیا فوائد ہیں؟

دعا کی مجلس بذاتِ خود ہمارے لیے مفید ہے، اور اُس جواب کے سبب سے بھی نہایت مفید ہے جو یہ خُدا کی طرف سے ہمیں دلاتی اور پہنچاتی ہے۔

یہ مسیحیوں کے لیے نہایت بھلا ہے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ دعا کریں، خواہ جواب ملنے سے قطع نظر ہی کیوں نہ ہو۔ خُدا نے ہماری دینداری کو ایک شخصی امر بنایا ہے، مگر پھر بھی وہ خانوادہ جاتی دینداری کا تقاضا کرتا ہے۔ مبارک ہے وہ گھرانہ جہاں دن رات کا مذبح خاندان کی عبادت کی شیریں خوشبو سے مہکتا ہے! وہ ہمیں وسیع تر نگاہ بخشتا ہے اور یہ احساس دلاتا ہے کہ سب مقدس ہمارے بھائی بہن ہیں۔ پس جب ہم مسیحی خاندانوں کی طرح اور مسیحی کلیسیاؤں کی طرح دعا کی مجلس میں جمع ہوتے ہیں، تو یہ ہماری باہمی پارسائی کا فطری اظہار اور مظہر ہوتا ہے۔ ہم اکٹھے گاتے ہیں اور اکٹھے دعا کرتے ہیں، اور یوں ہماری مسیحی برادری دُنیا پر ظاہر ہوتی ہے اور ہم خود بھی اس کا اور زیادہ لطف اُٹھاتے ہیں۔

دعا کی مجلس یہ مقصد پورا کرتی ہے، بلکہ کبھی تو یہ دلی جوش کو بھڑکا دیتی ہے۔ کچھ بھائی بوجھل اور سُست ہو سکتے ہیں، مگر اُس وقت بعض دوسرے روح میں چُست اور متحرک ہوتے ہیں جو انہیں بیدار اور سرگرم کر دیتے ہیں۔ میں اعتراف کرتا ہوں کہ اکثر پیر کی شام کو یہاں دعا کرنے والے بعض بھائیوں سے میں نے نہایت آتشیں جوش پایا ہے، جب خُدا نے انہیں واقعی دعا کرنے کا فضل بخشا ہے۔

جب تم سارا دن مشغول رہتے ہو اور کاروبار کی فکریں نہ جھاڑ سکتے ہو، تو دعا میں ایک دوسرے کے قریب ہو کر گرمی پاتے ہو۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر، جب الگ الگ شعلے ایک ہی انگھیٹی پر اکٹھے رکھے جاتے ہیں تو کوئلے زیادہ زور سے دہکتے ہیں۔ کبھی کبھی دعا کی مجلس میں ایک طرح کا خدائی جوش ہم پر نازل ہوتا ہے۔

مجھے ایک روزے اور دعا کی مجلس یاد ہے جس میں نہ جسمانی، بلکہ نہایت عمیق روحانی ہیجان تھا۔ کبھی ہم نے خود کو نہایت شکستہ پایا، اور پھر کبھی نہایت بلند۔ میں کبھی کسی بھائی کے پہلو میں بیٹھا ہوں، جس نے کہا، "کیا تم اس سے زیادہ برداشت کر سکتے ہو؟ مجھے تو یہ میرے جسمانی ڈھانچے کے لیے بھی بہت زیادہ محسوس ہو رہا ہے۔" اوہ! وہ پُر امن مسرت جو اُس پوشیدہ خُدا کے ساتھ گہری رفاقت سے پھوٹتی ہے! بعض دن جو مجھے میسر آئے، اُس خالص مسرت کے باعث اگلا دن بھی سراپا شکر و مہر میں گذرا۔

اے یہ ہمارے لیے بھلا ہے! یہ تمہارے لیے بھلا ہے! اگرچہ بیرونی انسان برباد ہوتا جاتا ہے، مگر اندرونی انسان دن بہ دن نیا ہوتا ہے۔ اوہ! کتنا شاندار ہے جب انسان پھر سے تیار ہو جائے، بندھن نرم ہو جائیں، عضلات مضبوط ہو جائیں، اعصاب زندگی کی جنگ کے لیے کس جائیں! اجتماعی دعا یہ کام کرتی ہے، اور اسی لیے یہ قیمتی ہے۔

مزید یہ کہ اجتماعی دعا اس لیے بھی مفید ہے کہ خُدا نے اس کے ساتھ غیر معمولی اور خاص برکات کا وعدہ کیا ہے: "جہاں دو یا تین میرے نام پر جمع ہوں، میں اُن کے درمیان ہوں۔" اگر تم میں سے دو زمین پر کسی بات کے لیے اتفاق کریں کہ وہ مانگیں، تو وہ میرے آسمانی باپ کی طرف سے اُن کے لیے ہو گی۔" خُدا اتفاق چاہتا ہے، اور جب مقدس اس پر متحد ہو جائیں تو وہ خود اپنے آپ کو باندھتا ہے کہ اُن کی دعا کا جواب دے۔ غور کرو، دعا میں کتنا جمع شدہ زور ہے، جب ایک کے بعد دوسرا اپنی دلی

آرزو اُندیلنا ہے؛ جب بہت سے گویا ایک ہی رسی کھینچتے ہیں؛ جب بہت سے رحمت کے دروازے پر دستک دیتے ہیں؛ جب بہت سے تپتے دلوں کی زبردست فریادیں آسمان پر پہنچتی ہیں۔

اے میرے عزیزو! جب تم پاک اور مسلسل اصرار کی قوی منجیق سے گویا آسمان کے پہاڑوں کو ہلا دیتے ہو، تب آسمان کی بادشاہی پر زبردستی ہوتی ہے۔ جب ایک، پھر دوسرا، اور پھر تیسرا اپنی ساری جان دعا میں ڈال دیتا ہے، تو آسمان کی بادشاہی گویا فتح ہو جاتی ہے اور بڑی کامیابی ملتی ہے۔

جب میں اس متن پر غور کر رہا تھا، تو میرے ذہن میں یہ خیال آیا کہ دعا کی مجلس میں خُدا کی جمع شدہ محبت بھی پائی جاتی ہے، کیونکہ خُدا اپنے ہر فرزند سے محبت رکھتا ہے۔ چنانچہ اگر ایک سے محبت اُس کے لیے دعا کا جواب دینے کا سبب ہے، تو جب یہاں دس ہوں تو دس گنا سبب ہے؛ اور اگر ہزار ہوں، تو یقیناً ہزار گنا محبت ہو گی جو ہمارے آسمانی باپ کو آمادہ کرے گی کہ جماعت کی سب دعاؤں کو سنے۔

دعا کی مجلس ایک ایسا ادارہ ہے جو ہمیں نہایت عزیز ہونا چاہیے اور کلیسیا کے طور پر نہایت سنبھالا جانا چاہیے، کیونکہ ہم اس کے مقروض ہیں۔ جب ہمارا نسبتاً چھوٹا سا عبادت خانہ قریب قریب خالی تھا، تو کیا یہ مشہور نہ تھا کہ دعا کی مجلس ہمیشہ بھری ہوتی تھی؟ اور جب کلیسیا بڑھتی گئی اور جگہ کم پڑنے لگی، تو یہ سب دعا کی مجلس کا نتیجہ تھا۔ جب ہم ایکٹر ہال گئے، ہم واقعی دعا کرنے والی قوم تھے۔ اور جب ہم نے بظاہر بڑے قدم کے طور پر سوری میوزک ہال میں قدم رکھا، تو کس بقدر رونے اور فریاد کرنے کی آوازیں آسمان پر ہماری کامیابی کے لیے پہنچیں

اور یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔ ہماری قوت دعا کی روح میں ہے۔ اگر یہ کھو جائے، تو سامسن کے ہال کٹ جائیں گے اور خُدا کی کلیسیا پانی کی مانند کمزور ہو جائے گی۔ اور اگر ہم سامسن کی مانند پہلے کی طرح اپنے آپ کو جھنجھوڑنے کی کوشش کریں، تو ہم یہ صدا سنیں گے: "فلسطی تم پر ہیں!" اور ہماری آنکھیں پھوڑ دی جائیں گی، اور ہماری شوکت جاتی رہے گی، جب تک ہم دعا میں زور آور اور سرگرم نہ رہیں۔

اب ایک بار پھر سوال کرتے ہیں:

III

دعا کی مجلس میں رکاوٹیں کیا ہیں؟ —

اب سنو، کیونکہ شاید تم میں سے بعض اپنے متعلق کچھ سُن لو۔ دعا کی مجلس میں کیا رکاوٹیں ہیں؟

کچھ رکاوٹیں تو اُس سے پہلے ہی حائل ہو جاتی ہیں کہ لوگ آئیں۔ بدکرداری دعا کو روکتی ہے۔ آدمی خُدا کے برخلاف چل کر یہ توقع نہیں رکھ سکتا کہ اُس کی دعا سنی جائے گی۔ "اگر تم میرے احکام کو مانتے رہو گے تو میری محبت میں قائم رہو گے۔" یہ وعدہ اُن کے لیے ہے جو اُس کے احکام پر چلتے ہیں۔ ایسے لوگ خُدا کے حضور زور رکھتے ہیں۔ مگر دوسری طرف، دو رُو مسیحیوں کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

نااتفاقی ہمیشہ دعا کو بگاڑ دیتی ہے۔ جب ایماندار ایک دوسرے سے متفق نہ ہوں اور ایک دوسرے میں عیب ٹٹولتے پھریں تو وہ سچی محبت نہیں رکھتے، اور پھر اُن کی دعا کامیاب نہیں ہو سکتی۔ نااتفاقی دعا کو خراب کرتی ہے، اور ریاکاری بھی ایسا ہی کرتی ہے، کیونکہ ریاکار ضرور کلیسیا میں گھس آئیں گے۔ تم اسے روک نہیں سکتے۔ جتنا کلیسیا پھولے پہلے گی، اتنا ہی زیادہ ریاکار اُس میں آگھسیں گے، جیسے بارش کے بعد باغ میں بہت سے ضرر رسان رینگنے والے اُنکلتے ہیں۔ جو چیز پھولوں کو خوش کرتی ہے، وہی اُن ضرر رسان چیزوں کو بھی باہر لے آتی ہے۔ اسی طرح ریاکار کلیسیا میں آ کر اُس کی رُوحانیت کا رس چوس لیتے ہیں اور دعا کی مجلس کو بگاڑ دیتے ہیں۔

اب یہ بات تم میں سے کس پر صادق آتی ہے؟ میں کسی خاص شخص پر الزام نہیں رکھتا، مگر خُدا جانتا ہے کہ تم میں سے بعض دعا کی مجلس میں کبھی کیوں نہیں آتے۔ میں جانتا ہوں کہ کچھ کے کاروبار واقعی اڑے آتے ہیں، اور کچھ اُس کی خدمت کے کام میں مشغول رہتے ہیں، مگر کچھ ایسے بھی ہیں جن کے پاس نہ کوئی ناگزیر مشغولیت ہے نہ فرض، پھر بھی وہ ہمیشہ دعا کی مجلس سے غیر حاضر رہتے ہیں۔

کاش اُن کا دل ذرا سا بھی جاگ جائے، تو وہ اس فرض سے غفلت پر ضرور چبھیں گے۔ کاش وہ شرمندہ ہوں کہ اُنہوں نے یہ بڑی برکت کھو دی، کیونکہ اگر وہ ہمارے ساتھ آتے تو وہ خُدا کے قریب آ کر اپنے بہانوں سے شفا پا لیتے۔

مگر کچھ باتیں ایسی ہیں جو دعا کی مجلس کو اُس وقت نقصان پہنچاتی ہیں جب ہم اُس میں موجود ہوں۔ ایک بے طویل دعائیں۔ کتنا افسوسناک ہے کہ ایک بھائی ہمیں دعا کے اچھے جذبے میں لے آئے اور پھر اپنی لمبی دعا سے اُسی حالت سے باہر نکال دے۔ یاد رکھو، جان مکٹونل نے ایک بار کہا تھا: ”جب میں خراب کیفیت میں ہوتا ہوں تو ہمیشہ مختصر دعا کرتا ہوں، کیونکہ میری دعا کا کچھ فائدہ نہ ہوگا، اور جب میں اچھی کیفیت میں ہوتا ہوں تو بھی مختصر دعا کرتا ہوں، کیونکہ اگر دوسرے بھی اچھی کیفیت میں ہیں تو میری لمبی دعا اُسے خراب کر دے گی۔“ لمبی دعائیں دعا کی مجالس کو خراب کرتی ہیں، کیونکہ عوامی عبادت میں لمبی دعا اور سچی پرستش گویا ایک دوسرے سے جُدا ہیں۔

دعا کی مجالس اُس وقت بھی بگڑتی ہیں جب دعا کرنے والے واقعی دعا نہیں کرتے، بلکہ ایک چھوٹا سا وعظ سناتے ہیں اور خُدا کو اپنے بارے میں سب کچھ بتاتے ہیں، حالانکہ وہ اُنہیں اُن سے بہتر جانتا ہے، بجائے اس کے کہ وہ فوراً وہی مانگیں جو چاہتے ہیں۔ دعا میں براہ راست مانگنے کی کمی اور بات کو گھما پھرا کر کہنا بھی رکاوٹ ہے۔ مجھے پچھلے پیر کی رات ایک دعا بہت پسند آئی جس میں ایک بھائی نے کہا: ”اے خُداوند! یتیم خانہ کو تین ہزار پونڈ کی ضرورت ہے، مہربانی فرما کر یہ مہیا کر۔“ یہ براہ راست درخواست تھی۔ ایک اور بھائی یوں کہتا: ”اے خُداوند! ہمارے کام میں بڑی مشکلات ہیں، تو ہماری مدد فرما۔“ مگر اُس بھائی نے بس سیدھا معاملہ پیش کر دیا اور میرا خیال ہے وہ یقین رکھتا تھا کہ خُدا اُس کی سن لے گا۔

دعا میں کبھی نہ تھکنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ ہم ویسا ہی کریں جیسا ایک نیک اسکاٹ نے کہا: ”میں کبھی خُدا کے پاس نہیں جاتا جب تک کہ میرے پاس اُس کے ساتھ کوئی کام نہ ہو۔“ اُس کی حمد کرنی ہو، یا اپنے گناہ کا اقرار کرنا ہو، یا اُس کے ہاتھ سے کچھ مانگنا ہو۔ ”ہمیں محض خوش نما جملوں کے ساتھ نہیں آنا چاہیے، بلکہ واقعی دعا کرنے، واقعی حمد کرنے، واقعی اقرار کرنے اور پاک ہونے کے لیے آنا چاہیے۔ اگر ہم ایسا کریں تو دعا کی مجلس ہمیں مایوس نہ کرے گی۔

دعا کی مجالس کبھی اُن لوگوں کی سچی تڑپ نہ ہونے سے بھی بگڑتی ہیں جو دعا کرتے ہیں اور جو خاموشی سے شریک ہوتے ہیں۔ آہ! بھائیو اور بہنو! ایک گرم، دلی دعا بیس برف میں جمی دعاؤں سے بہتر ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ ہماری بہت سی دعائیں ضائع ہو جاتی ہیں کیونکہ ہم اپنے دل پوری طرح اُن میں نہیں ڈالتے۔ ممکن ہے ہم دعا کی مجلس میں ہوں مگر ہمارا دھیان گھر پر ہو، گود میں بچے پر ہو، دکان یا کھیت یا کارخانے یا دفتر پر ہو، اور نہ جانے کس پر۔ پھر کیا عجب کہ دعا کمزور پڑ جائے؟

دعا کرنے والا بھائی تو جوش میں جل رہا ہو مگر اُس کی دعا سست پڑ جاتی ہے کیونکہ ہم اُسے اپنی خاموش تڑپ اور خُدا کی برکت کے لیے شوق بھری آرزو سے سہارا نہیں دیتے۔ اوہ بھائیو اور بہنو! ہم نے اکثر اپنی دعا کی مجالس اسی طرح بگاڑی ہیں۔ میرا ڈر ہے کہ ہم سب نے کبھی نہ کبھی اس میں حصہ ڈالا ہے۔ اُو دعا کریں کہ ہم پھر کبھی ایسی خطا نہ کریں۔

مگر دعا کی مجلس اُس کے بعد بھی بگڑ سکتی ہے جب ہم اُس میں شریک ہو چکے ہوں۔ ”کیسے؟“ تم پوچھتے ہو۔ اس طرح کہ ہم برکت مانگیں اور پھر اُسے پانے کی توقع نہ رکھیں۔ خُدا نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ہمارے ایمان کے مطابق کرے گا، مگر اگر ہمارا ایمان کچھ نہیں، تو جواب بھی کچھ نہیں ہو گا۔

دو روٹی بھی دعا کی مجلس کو بگاڑ دیتی ہے جب ہم اپنے مانگنے کو عملی طور پر پورا کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اگر تم خُدا سے جانوں کے نجات پانے کی دعا کرو مگر اُن جانوں کے لیے کچھ نہ کرو۔ اگر تم اپنے بچوں کی نجات کے لیے دعا کرو مگر اُن سے اُن کی نجات کے بارے میں بات نہ کرو۔ اگر تم اپنے پڑوسیوں کی نجات کے لیے دعا کرو مگر اُن میں رسائل نہ بانٹو، نہ اُن کے لیے کچھ کرو۔ تم سراسر ریاکار نہیں ہو؟ تم اُس کے لیے دعا کرتے ہو جسے پانے کے لیے ہاتھ تک نہیں بڑھاتے۔ تم پھل کے لیے دعا کرتے ہو مگر اُسے توڑنے کے لیے ہاتھ نہیں بڑھاتے۔ یہ سب دعا کی مجلس کو بگاڑ دیتا ہے۔ مگر پُر جوش دعا کے ساتھ ہمیشہ ثابت قدم کوشش شامل ہو تو نتیجہ نہایت عظیم ہو گا۔

— اب ایک لمحہ تمہارا وقت اور لوں گا اور پھر کلام ختم ہو گا۔ وہ یہ کہ

IV

دعا کی مجلس کا اصل مقصد کیا ہونا چاہیے اور کس جواب کو ہمیں پانے کی آرزو رکھنی چاہیے؟ —

اَوّل — دعا کا مقصد خُدا کا جلال ہونا چاہیے، ورنہ درخواست پوری طرح پیش ہی نہیں ہوئی۔ غور کرو کہ خُداوند کی دعا کا کتنا بڑا حصہ خُدا کے لیے ہے، نہ کہ ہمارے لیے — ”تیرا نام پاک مانا جائے۔ تیری بادشاہی آئے۔ تیری مرضی جیسے آسمان پر پوری ہوتی ہے، زمین پر بھی ہو۔“ اور پھر آتا ہے — ”آج ہماری روز کی روٹی ہمیں دے۔“ مگر کیا ہم اکثر روٹی سے ہی آغاز نہیں کرتے اور خُدا کے جلال کو ایک طرف نہیں رکھ دیتے؟ دعا کرو کہ بادشاہ یسوع کو اُس کا حق ملے۔ دعا کرو کہ وہ شاہی

تاج اُس پیاری پیشانی پر رکھا جائے جو کبھی کانٹوں کے تاج سے گھری ہوئی تھی۔ دعا کرو کہ امتوں کے تخت اپنی جگہ سے ہل جائیں اور یسوع بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند مانا جائے۔ یہی ہماری دعا کا عظیم ترین مقصد ہو۔

یاد کرو کہ داؤد نے کس طرح کہا — ”پوری زمین اُس کے جلال سے معمور ہو۔ یسی کے بیٹے داؤد کی دعائیں ختم ہوئیں۔“ مسیح کے قدرت کے ساتھ آنے کے لیے، اُس کی بادشاہی کے پھیلنے کے لیے، باطل کے گرنے کے لیے، تاریکی کے ایام کے مٹنے کے لیے، یہود اور غیر قوموں کے جمع ہونے کے لیے — ان سب باتوں کے لیے ہم دعا کریں، تاکہ خدا کا جلال ظاہر ہو، اور صرف اسی سبب سے۔

اور پھر، اس مقصد کے تابع، ہم کلیسیا پر برکت کے لیے دعا کریں۔ ہمیں ایک دوسرے کے لیے اپنی محبت کا کچھ اظہار اپنے بھائی بہنوں کے لیے دعا میں کرنا چاہیے۔ خادم کے لیے دعا کرو، کیونکہ اُسے اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ اُس کی حاجات اس لحاظ سے سب سے بڑی ہیں، اس لیے اُسے ہمیشہ یاد رکھو۔ کلیسیا کے بزرگوں کے لیے دعا کرو۔ تمام خدمتوں میں کارکنان کے لیے دعا کرو۔ دکھ سہنے والوں کے لیے دعا کرو۔ مضبوطوں کے لیے، کمزوروں کے لیے، مالداروں کے لیے، غریبوں کے لیے، کانپنے والوں کے لیے، بیماروں کے لیے، پیچھے ہٹنے والوں کے لیے، گنہگاروں کے لیے — ہاں، یسوع کے اس ایک بڑے بدن کے ہر حصے کے لیے ہماری درخواستیں برابر آسمان کو چھوتی رہیں۔ ہماری دعائیں لگاتار ہوں، تاکہ وہ مقدس تیل، جس کا ہم کلام مقدس میں ذکر پڑھتے ہیں، سر سے لے کر پوشاک کے کنارے تک بہے۔

پھر ہمیں بے دینوں کی نجات کے لیے بھی دعا کرنی چاہیے۔ آہ! یہ تو ہمارے دل پر ایک بوجھ کی طرح ہونا چاہیے۔ یہ دعا ایسے دل کی گہرائی سے نکلتی چاہیے جو اُن کے لیے ہمدردی سے جل رہا ہو۔ وہ مر رہے ہیں۔ وہ مر رہے ہیں۔ وہ بغیر اُمید کے مر رہے ہیں۔ میں کل ایک بھائی کے جنازے پر قبر کے کنارے کھڑا تھا، جو کلیسیا کا ایک بزرگ تھا۔ وہ جگہ جو اُسے جانتی تھی، اب اُسے پھر نہ دیکھے گی، اور اب اُس کی سیٹ پر کوئی اور بیٹھتا ہے۔ یہ بڑی خوشی کی بات تھی کہ وہ مدت تک چٹان پر قائم رہا اور اب اُس آرام میں داخل ہو گیا جو یسوع نے اُسے وعدہ کیا تھا۔ مگر آہ! اُن کے پاس کھڑے ہونا جو بغیر اُمید کے مرتے ہیں نہایت کٹھن کام ہے — یہ ایسا غم ہے جس میں کوئی تسلی نہیں، ایسا ماتم ہے جس کے آنسو پونچھنے کو کوئی میٹھا خیال نہیں۔

اے میرے سننے والو! کیا تم اپنے گناہوں میں مرو گے؟ کیا تم اپنے گناہوں میں جیو گے؟ کیونکہ اگر تم اُن میں جیتے رہے تو اُن میں ہی مرو گے۔ میرے سننے والو! کیا تم بغیر مُنجی کے مرو گے؟ کیا تم بغیر مُنجی کے جیو گے؟ کیونکہ اگر تم اُس کے بغیر جیتے رہے تو ضرور اُس کے بغیر ہی مرو گے۔ اے میرے عزیز ایماندار بھائیو! میں لوگوں کو خواہ کتنا ہی سناؤں، اگر تم اُن کے لیے دعا نہ کرو تو کچھ فائدہ نہیں۔ رُوحانی مردوں کے جی اُٹھنے کے لیے خاص عبادات کرنا بے فائدہ ہے جب تک کہ رُوح القدس کو ہماری دعاؤں کے وسیلے میدان میں نہ بلایا جائے۔ ہو سکتا ہے کہ تم جو دعا کرتے ہو، اُس بابرکت نتیجے میں ہم واعظوں سے زیادہ حصہ رکھتے ہو۔

میرا خیال ہے میں نے تمہیں وہ پرانی راہیوں کی حکایت سنائی ہے کہ ایک راہب منادی میں بہت کامیاب تھا، مگر اُسے آسمان سے یہ پیغام ملا کہ اگر اُس بہرے بوڑھے راہب کی دعائیں نہ ہوتیں جو منبر کی سیڑھیوں پر بیٹھ کر سامعین کی توبہ کے لیے خدا سے فریاد کرتا تھا، تو وہ کامیابی کبھی نہ ہوتی۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ ہم لوگوں کی نظر میں کامیابی کا سہرا ہمارے سر بندھا دکھائی دے، مگر اصل عزت کسی اور کی ہو۔

اور میں تو ہمیشہ اس گھر میں ہونے والی تبدیلیوں کو خدا کے لوگوں کی دعاؤں کا پھل مانتا ہوں۔ ہمیشہ یہی ماننا چاہیے، اور سارا جلال اُسی کو دینا چاہیے۔ مگر تم ضرور نجات کے لیے دعا کرو۔ اپنی بے ایمان بیوی کے لیے دعا کرنے سے کبھی نہ رُکنا، شوہر! اپنے بے ایمان بچوں کے لیے دعا کرنے سے کبھی نہ باز آنا۔ شیطان کو کبھی یہ موقع نہ دینا کہ تم اپنے بے دین پڑوسیوں کے بارے میں چُپ رہو، بلکہ گھر میں اور راہ چلتے، دن رات، خدا کے حضور اپنے دل اُٹھاؤ اور اُس سے کہو، ”آہ! کاش اسماعیل تیرے حضور جیتا رہے!“ اُس نے ہمیں اپنی طرف سے وعدہ دیا ہے کہ وہ جواب دے گا۔ یقین کرو، اور تم دیکھو گے، اور تم اُس کی خوشی پاؤ گے، جب کہ سارا جلال اُس کا ہوگا۔ آمین۔

تفسیر از جانب سی۔ ایچ۔ اسپریجن

اعمال 33-8:4

پطرس اور یوحنا کو کابنوں کے سامنے طلب کیا گیا تاکہ وہ اس بات کا حساب دیں کہ انہوں نے لنگڑے کو کیسے شفا دی اور — کیوں یسوع ناصری کے نام میں منادی کی۔ آیت اٹھ میں ہم پڑھتے ہیں

آیات 8-12۔ تب پطرس، رُوح القدس سے معمور ہو کر اُن سے کہنے لگا، ”اے بنی اسرائیل کے سردارو اور بزرگو! اگر آج ہم اس نیک کام کے بارے میں پرکھے جا رہے ہیں جو لنگڑے آدمی کے ساتھ کیا گیا کہ وہ کس طرح شفا یافتہ ہوا، تو یہ بات تم سب اور بنی اسرائیل کے سب لوگوں کو معلوم ہو کہ یسوع مسیح ناصری کے نام سے، جسے تم نے مصلوب کیا اور جسے خدا نے

مردوں میں سے زندہ کیا، اُسی کے وسیلہ سے یہ شخص تمہارے سامنے تندرست کھڑا ہے۔ یہی وہ پتھر ہے جسے تم معماروں نے حقیر جانا اور جو کونے کے سرے کا پتھر بن گیا۔ اور کسی اور میں نجات نہیں، کیونکہ آسمان کے نیچے آدمیوں میں کوئی “دوسرا نام نہیں دیا گیا، جس کے وسیلہ سے ہم نجات پائیں۔

یہ کلام اپنی سچائی کی صراحت، جامعیت اور دلیری میں بے نظیر ہے۔ اُس نے نہ صرف یہ اعلان کیا کہ مسیح کا نام معجزہ کرنے والا نام ہے بلکہ اُن پر اُس کے قتل کا الزام بھی لگایا، اُس کے جی اُٹھنے کا بھی اعلان کیا، بلکہ اور آگے بڑھ کر اُن کی تمام رسمی راستبازی کی جڑ کاٹ دی اور یہ ٹھہرایا کہ وہ اسی نام سے — جو اُن کی نگاہ میں نفرت انگیز اور حقیر ہے — نجات پائیں گے یا ہمیشہ کے لیے ہلاک ہوں گے۔

ہر حال میں خُدا کے بندے کو دلیری سے پیش آنا چاہیے۔ اُسے یاد رکھنا چاہیے کہ یہ وہ وقت ہے جب اُسے ضرور بولنا ہے، اور جب اپنے آقا کے جلال اور جانوں کی بھلائی کا سوال ہو تو اُسے خاموش رہنے کا حق نہیں بلکہ سچائی کو کھل کر کہنا ہے۔

آیت 13۔ جب اُنہوں نے پطرس اور یوحنا کی دلیری کو دیکھا اور سمجھا کہ یہ اُن پڑھ اور عام لوگ ہیں تو حیران ہوئے، اور پہچان لیا کہ یہ یسوع کے ساتھ رہے ہیں۔

ایسی مقدس جُرأت اور کہاں سیکھی جا سکتی تھی؟ وہ بھی اپنے استاد کی مانند بولے، جس کے بارے میں لکھا ہے، ”وہ ایسا سکھانے لگا جیسے صاحب اختیار ہو، نہ جیسے فقہاء۔“ وہ سچائی کو اس رُوحانی یقین کے ساتھ بیان کرتے تھے، نہ کہ شک و تردد میں جھولتے واعظ کی طرح جو حق اور باطل کے بیچ ترازو تھامے کھڑا ہو۔

آیت 14۔ اور چونکہ وہ آدمی جو شفا پایا تھا اُن کے ساتھ کھڑا تھا، وہ اُس کے خلاف کچھ نہ کہہ سکے۔ ایمان لانے والے مخالفوں کے منہ بند کر دیتے ہیں۔ انجیل کے نیک کام ہمیشہ بے دینوں کے لیے لاجواب دلیل ہوتے ہیں۔

آیات 15-20۔ مگر جب اُنہوں نے اُن کو صدر عدالت سے باہر جانے کا حکم دیا تو آپس میں مشورہ کرنے لگے کہ ہم ان آدمیوں کے ساتھ کیا کریں؟ کیونکہ یہ بات سب پرورشلیم کے رہنے والوں پر ظاہر ہے کہ ان سے ایک نمایاں معجزہ ہوا ہے اور ہم اُس کا انکار نہیں کر سکتے۔ لیکن تاکہ یہ بات لوگوں میں اور نہ پھیلے، ہم انہیں سختی سے دھمکی دیں کہ آئندہ کسی شخص سے اس نام میں کلام نہ کریں۔ سو اُنہوں نے انہیں بلا کر حکم دیا کہ نہ بالکل اُس نام میں بات کریں، نہ تعلیم دیں۔ مگر پطرس اور یوحنا نے جواب میں اُن سے کہا، ”کیا خُدا کے نزدیک یہ راست ہے کہ ہم تمہاری بات سنیں یا خُدا کی، تم ہی فیصلہ کرو۔ کیونکہ ہم تو “اُن باتوں کو جو ہم نے دیکھی اور سنی ہیں، کہے بغیر رہ نہیں سکتے۔

جو شخص یسوع کی پہچان سے معمور ہو، وہ اُس مٹکے کی مانند ہے جو نئے مے سے لبریز ہو — یا تو بہائے یا پھٹ جائے۔ اُسے ضرور بیان کرنا ہوتا ہے

”لوگوں کو سناؤ“

”کیا پیارا مُنجی پایا ہے۔“

یہ اُس کی مرضی کا نہیں بلکہ مجبوری کا کام ہے، جیسا کہ پولس نے کہا، ”اگر میں انجیل نہ سنائوں تو مجھ پر افسوس!“ جیسا کہ پرانے نبی نے کہا، ”خُداوند کا کلام میری ہڈیوں میں آگ کی مانند تھا“ — اور اگر وہ واقعی خُدا کا کلام ہو تو وہ ضرور اپنا راستہ جلا کر باہر نکلے گا۔

آیات 21-22۔ جب اُنہوں نے مزید دھمکیاں دے کر انہیں چھوڑ دیا، تو کوئی سبب نہ پایا کہ انہیں سزا دیں، کیونکہ سب لوگ اُس کام پر جو ہوا تھا، خُدا کی تمجید کرتے تھے۔ کیونکہ وہ آدمی جس پر یہ شفا کا معجزہ ہوا تھا چالیس برس سے زیادہ عمر کا تھا۔ اسی لیے یہ معجزہ اور بھی حیرت انگیز تھا — چالیس برس سے لنگڑا اور پھر شفا پائی! مگر کیسا عظیم فضل ہے جو کسی بوڑھے گنہگار کی نجات میں ظاہر ہوتا ہے — چالیس برس گناہوں اور خطاؤں میں مردہ، پچاس، ساٹھ، ستر یا اسی برس شیطان کا وفادار غلام — اور پھر بھی نئے اور بہتر آقا کی پیروی کے لیے بلایا جائے! یہ فضل کا عظیم الشان غلبہ ہے جو جلے ہوئے سوکھے ہوئے ایندھن کو آگ سے چھین لے، حالانکہ وہ جلنے کے لیے ہی موزوں ہو چکا ہو۔

آیت 23۔ جب وہ رہا ہوئے تو اپنے ساتھیوں کے پاس آئے اور اُن سب باتوں کو بیان کیا جو سردار کابنوں اور بزرگوں نے اُن سے کہی تھیں۔

تم ہمیشہ آدمی کو اُس کی صحبت سے پہچان سکتے ہو۔ اگر یہ بے دین ہوتے تو قید سے نکل کر بے دینوں کی محفل میں جا بیٹھتے۔ مگر یہ ایماندار تھے، اس لیے اپنے ہی لوگوں کے پاس گئے۔

آیات 24-28۔ جب اُنہوں نے یہ سنا تو سب نے یک دل ہو کر بلند آواز سے خُدا سے دعا کی اور کہا، ”اے خُداوند! تُو ہی خُدا ہے، جس نے آسمان اور زمین اور سمندر اور اُن سب چیزوں کو بنایا جو اُن میں ہیں۔ تُو نے اپنے بندہ داؤد کے مُنہ سے کہا، ”قومیں کیوں شور مچاتی ہیں اور اُمّتیں کیوں بیکار باتیں سوچتی ہیں؟ زمین کے بادشاہ اُٹھ کھڑے ہوئے، اور حاکم خُداوند اور اُس کے مسیح کے خلاف جمع ہوئے۔“ درحقیقت، تیرے اُس مقدس بچے یسوع کے خلاف، جسے تُو نے مسح کیا، ہیرودیس اور پُنٹیس

پلاطس غیر قوموں اور بنی اسرائیل کے ساتھ جمع ہوئے تاکہ وہ وہی کریں جو تیرے ہاتھ اور تیرے ارادہ نے پہلے سے طے کیا تھا کہ ہونا چاہیے۔

یہاں عجب طور سے تقدیر کا مضمون آ نکلتا ہے! وہ آدمیوں کی شرارت اور خُدا کی اُس پر فتح کی بات گاتے ہیں — اور یہی نغمہ کا لبّ لباب ہے کہ جب شریر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ خُدا کے منصوبے کو اُس کے بیٹے کی ہلاکت سے ہمیشہ کے لیے مٹا دیں گے، تو وہ دراصل وہی کر رہے ہوتے ہیں جو خُدا نے ”پہلے سے مقرر“ کیا تھا کہ ہونا چاہیے۔ انسان کی بغاوت بھی خُدا کے منصوبے کی غلامی میں جکڑی ہے۔ بادشاہوں اور کابنوں کی درندگی بھی صرف اُسی کے مشورے کو پورا کرتی ہے۔

آیات 29-33۔ ”اور اب، اے خُداوند! اُن کی دھمکیوں کو دیکھ، اور اپنے بندوں کو توفیق دے کہ وہ کمال دلیری سے تیرا کلام سنائیں، اپنے ہاتھ کو بڑھا کر شفا دے، اور تیرے مقدس بچہ یسوع کے نام سے نشانیاں اور عجائبات ہوں۔“ جب انہوں نے دعا کی تو وہ جگہ جہاں وہ جمع تھے ہل گئی، اور وہ سب رُوح القدس سے معمور ہو گئے، اور خُدا کا کلام دلیری سے بولنے لگے۔ اور جتنے ایمان لائے وہ سب ایک دل اور ایک جان کے تھے، اور اُن میں سے کوئی بھی اپنی کسی چیز کو اپنا نہ کہتا تھا، بلکہ سب چیزیں اُن کے درمیان مشترک تھیں۔ اور بڑی قدرت کے ساتھ رسول خُداوند یسوع کے جی اُٹھنے کی گواہی دیتے رہے، اور سب پر بڑی فضل کی برسات تھی۔